راجدھانی دہلی میں انتخابی پارہ ساتویں آسمان پر

بی جے پی نے دہلی کی 7میں سے 6سیٹوں پر امیدواروں کو بدل دیا ہے او رنارتھ ایسٹ کی سیٹ پر 2019 میں کامیاب رہے منوج تیواری کو دوبارہ ٹکٹ دیا ہے اور ان اہم سمجھے جانے والے ممبران پارلیمنٹ کو بدل دیا جو طویل عرصہ سے دہلی کے سیاسی منظر نامہ پر چھائے ہوئے تھے ایک جو ہے چاندنی چوک کے امیدوار جے پرکاش اگروال ایک منجھے ہوئے سیاست داں ہیں اور تمام طبقات میں اپنا اثر رسوخ رکھتے ہیں اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں ان کے مقابلہ میں بی جے پی کی امیدوار کھنڈ یلوال لوک سبھا کا چناؤ لڑ رہے ہیں۔

دہلی ہندوستان کا پایہ تخت ہے یہاں کی سیاست کی بازگشت پورے ہندوستان اور پوری دنیا میں محسوس کی جاتی ہے۔ دہلی کی 7 لوک سبھا سیٹوں پر چھٹے مرحلے میں 25 مئی کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ اس مرتبہ دہلی کا پورا ماحول انتخابی رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ تمام پارٹیوں کے اعلیٰ ترین لیڈر دہلی میں ڈیرا جمائے ہوئے ہیں۔

دہلی میں عام آدمی پارٹی اور کانگریس انڈیا اتحاد کا حصہ ہے۔ بی جے پی تمام ساتوں سیٹوں پر الیکشن لڑ رہی ہے۔ بی جے پی کے امیدوار بانسری سوراج، منوج تیواری، کملجیت شہراوت، پروین کھنڈیلوال، رام ویر سنگھ بدھوڑی، ہرش ملہوترا، یوگیندر چندولیہ جبکہ ان امیدواروں کے خلاف سوم ناتھ بھارتی (عام آدمی پارٹی) کنہیا کمار (کانگریس) جے پی

دہلی کا ذات پات کا حساب وکتاب

مسلمانوں کی آبادی	14 فیصد
گوجر	2 فیصد
جاٹ	3 فیصد
سکھ	5 فیصد
پہاڑی	14 فیصد
پروانچل	26 فیصد
بنئے	7 فیصد
پنجابی	2 فیصد
جنوبی ہند اور دیگر بنگلہ بولنے والے	5 فیصد

اگروال (کانگریس) ادیت راج (کانگریس) مہابل مشرا (عام آدمی پارٹی) سہی رام پہلوان اور کلدیپ کمار (عام آدمی پارٹی) دہلی کے پارلیمانی انتخابات میں بی جے پی نے وہی انتخابی حکمت عملی اختیاری ہے جو اس نے مختلف ریاستوں میں بدل کر اختیار کی تھی۔

بی جے پی نے دہلی کی 7 میں سے 6 سیٹوں پر امیدواروں کو بدل دیا ہے اور نارتھ ایسٹ کی سیٹ پر 2019 میں کامیاب رہے ممبر پارلیمنٹ کو دوبارہ ٹکٹ دیا ہے اور ان اہم سمجھے جانے والے ممبران پارلیمنٹ کو بدل دیا جو طویل عرصہ سے دہلی کے سیاسی منظر نامہ پر چھائے ہوئے تھے۔ کانگریس کے امیدوار جے پرکاش اگروال ایک منجھے ہوئے سیاست داں ہیں اور تمام طبقات میں اپنا اثر رسوخ رکھتے ہیں اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں ان کے مقابلہ میں بی جے پی کی امیدوار کھنڈیلوال لوک سبھا کا چناؤ لڑ رہے ہیں۔

ان ممبران پارلیمنٹ میں چاندنی چوک کے ہرش وردھن، نئی دہلی کی میناکشی لیکھی، نارتھ ایسٹ کے ہنس راج، ساؤتھ دہلی سے رمیش ودھوڑی اور مغربی دہلی کے خونخوار شعلہ بیان ایم پی برویس صاحب سنگھ ورما شامل ہیں۔ جبکہ بی جے پی نے ان کی جگہ نئے چہروں کو اتارا ہے۔ ان میں ششما سوراج کی بیٹی بانسوری سوراج اور رام ویر سنگھ بدھوڑی کے علاوہ ایسٹ دہلی سے ہرش ملہوترا، نارتھ ویسٹ سے یوگیندر چندولیہ، مغربی دہلی سے کمل جیت شہراوت اور ایسٹ دہلی سے ہرش ملہوترا امیدوار بنائے گئے ہیں۔ یعنی بی جے پی نے اپنے سارے سیٹنگ ممبران پارلیمنٹ کو ٹکٹ نہیں دیا ہے اور ایک منوج تیواری کے علاوہ تمام 6امیدار نئے ہیں۔

2014 اور اس کے بعد 2019 میں بی جے پی نے لوک سبھا کی تمام سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ مگر اس مرتبہ سیاسی حالات بالکل الگ ہیں۔ کانگریس اور عام آدمی پارٹی نے اختلافات بالائے طاق رکھ کر انتخابی سمجھوتہ کیا ہے۔ عام آدمی پارٹی چار اور کانگریس تین سیٹوں پر الیکشن لڑ رہی ہے۔ یہ سمجھوتہ ان معنی میں اہمیت کا حامل ہے کہ اس میونسل الیکشن میں عام آدمی پارٹی نے بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کر کے قبضہ کرلیا ہے اور بعد میں دونوں اپوزیشن پارٹیوں کو ایک ساتھ آنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ان کو یہ لگتا ہے کہ اپوزیشن کا متحد ووٹ بی جے پی کو اچھی ٹکر دے گا۔

2019 میں کس پارٹی کو کس حلقے میں کتنا ووٹ ملا

چاندنی چوک		مغربی دہلی	
بی جے پی	53فیصد	بی جے پی	60فیصد
کانگریس	30فیصد	کانگریس	19فیصد
آپ	15فیصد	آپ	17فیصد
نارتھ ایسٹ دہلی		**نارتھ ویسٹ دہلی**	
بی جے پی	54فیصد	بی جے پی	60فیصد
کانگریس	19فیصد	کانگریس	16فیصد
آپ	13فیصد	آپ	21فیصد
ایسٹ دہلی		**جنوبی دہلی**	
بی جے پی	15فیصد	بی جے پی	56
کانگریس	24فیصد	کانگریس	18فیصد
آپ	17فیصد	آپ	26فیصد
نئی دہلی		**کل سیٹیں، کس کو کتنا ووٹ ملا**	
بی جے پی	55فیصد	بی جے پی	56فیصد
کانگریس	27فیصد	کانگریس	22فیصد
آپ	16فیصد	عام آدمی پارٹی	18فیصد

اس دوران لوک سبھا الیکشن سے قبل دہلی کے وزیراعلیٰ اروند کجریوال کی شراب گھوٹالے میں گرفتاری نے دہلی کے اور دہلی کے باہر ہوئے انتخابی ماحول کو اور زیادہ گرم کر دیا گیا۔ اس وقت دہلی کے دو اور سابق وزیر منیش سسودیا اور ستیندر جین ای ڈی کے رڈار پر ہیں اور منیش سسودیا تو جیل میں ہیں۔ سپریم کورٹ کے حکم پر اروند کجریوال فی الحال جیل سے باہر ہے اور دہلی میں لوک سبھا کے انتخابات کے لیے مہم چلا رہے ہیں۔

لوک سبھا انتخابات کی رواں انتخابی مہم میں دہلی میں کانگریس اور عام آدمی پارٹی کی قیادت بہت اچھے تال میل اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے کام کر رہی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ کانگریس اور عام آدمی کا متحد ووٹ بی جے پی کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اس لوک سبھا الیکشن میں ایک کے مقابلے میں ایک

امیدوار کھڑا ہے اور اس طرح چاندنی چوک میں جے پرکاش اگروال کا مقابلہ پروین کھنڈیلوال سے ہے۔ نارتھ ایسٹ میں منوج تیواری کا مقابلہ کانگریس کے کنہیا کمار سے، نئی دہلی پارلیمانی حلقہ میں بی جے پی کی امیدوار بانسوری سوراج کے مقابلہ میں دہلی کے وزیر قانون کھڑے ہیں۔

چاندنی چوک پارلیمانی حلقہ کی 10 میں سے 10 سیٹوں پر عام آدمی پارٹی کا قبضہ ہے، یہ اسمبلی حلقہ آدرش نگر، شالیمار باغ، شکور کی بستی، تری نگر، وزیر پور، ماڈل ٹاون، صدر بازار، چاندنی چوک، مٹیا محل اور بلیماران ہیں۔

❑❖❑

گروگرام: راج ببر کا جادو سر چڑھ کے بولے گا؟

گڑگاؤں پارلیمانی حلقہ ملک کی معیشت کا ایک بڑا مرکز ہے اور ہمیشہ فلک بوس عمارتوں اور تجارتی سرگرمیوں کے لیے مشہور ہیں۔ اس مرتبہ گڑگاؤں پارلیمانی حلقے میں ممتاز اداکار راج ببر اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ چھٹے مرحلے کی پولنگ میں ہریانہ کے جن 10 پارلیمانی حلقے میں الیکشن ہو رہے ہیں ان میں گڑگاؤں کافی اہمیت کا حامل ہے۔ گڑگاؤں سیٹ پر 23 امیدوار کھڑے ہیں۔ پانچ امیدوار بڑی پارٹیوں کے ہیں ان میں بی جے پی کے راؤ اندر جیت سنگھ، کانگریس کے راج ببر، جن نائک

راج ببر ایک ہندی پنجابی فلموں کے اداکار تین مرتبہ لوک سبھا اور دو مرتبہ راجیہ سبھا کے ممبر رہے ہیں۔
ان کی پیدائش 23 جون 1952 اتر پردیش کے مشہور شہر آگرہ میں ہوئی تھی۔
ان کے والد کا نام کشل ببر اور ماں کا نام شوبھا ببر تھا۔ انہوں نے آگرہ مشہور کالج آگرہ کالج میں تعلیم حاصل کی۔
این ایس ڈی میں تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ ممبئی چلے گئے اور ہندی فلموں میں کام کرنا شروع کیا۔
راج ببر کی شادی سجاد ظہیر کی بیٹی نادرہ ظہیر کے ساتھ ہوئی تھی۔ ان سے ان کی دو اولاد ہیں۔ آریہ ببر اور جوہی ببر ہیں۔
بعد ازاں انہوں نے سمیتا پاٹل سے شادی کی اور ان سے ایک بیٹا پرتیک ببر ہے۔ پرتیک ببر بھی اداکار ہیں۔
انہوں نے بہت سی فلموں میں کام کیا ہے، جن میں ضدی (1997) غنڈہ گردی (1997) داغ دی فائر (1999)، انڈین (2001) یارانہ (1995) انداز (1994) دی گیمبلر (1995) انصاف کا ترازو (1980) سازش (1988) دلدل (1993) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ راج ببر نے 1989 میں وی پی سنگھ کے ساتھ جنتا دل میں شامل ہو کر سیاست میں شمولیت اختیار کی۔ بعد ازاں سماجوادی پارٹی میں شامل ہوگئے۔ کانگریس میں 2008 میں شامل ہوئے اور 2009 میں وہ اکھلیش یادو کی بیوی ڈمپل یادو کو ہرا کر پارلیمنٹ میں گئے۔

جنتا پارٹی کے راہل یادو عرف فاضل پوریا۔ بی ایس پی کے وجے کمار اور انڈین نیشنل لوک دل کے سہراب سنگھ قابل ذکر ہیں۔
اس مرتبہ ایسا لگ رہا ہے کہ سہ رخی مقابلہ ہوگا اور لگاتار پانچ مرتبہ سے الیکشن جیت رہے راؤ اندر جیت اور راج ببر ہریانوی سنگر راہل یادو عرف فاضل پوریا کلیدی امیدوار ہیں۔ بی جے پی نے پانچ مرتبہ لگاتار گڑگاؤں پارلیمانی سیٹ جیتی ہے۔ جبکہ کانگریس کے امیدوار راج ببر تین مرتبہ اتر پردیش سے الیکشن جیت چکے ہیں۔ 25 مئی کو یہاں پولنگ ہونی ہے۔ گڑگاؤں کی ضلع انتظامیہ، نوح اور ریواڑی کے حکام نے الیکشن کے لیے کمر کس لی ہے۔ یہ تینوں حلقے یعنی گڑگاؤں، نوح، ریواڑی چونکہ یہ حلقہ گڑگاؤں اضلاع میں آتے ہیں۔ گڑگاؤں کے ڈپٹی کمشنر نیشانت یادو نے کہا ہے کہ پرامن انتخابات کے لیے تمام تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ نیشانت یادو نے کہا ہے کہ 10 ہزار پولیس اہلکار جن میں نیم حفاظتی عملہ کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ پولنگ کے دن تعینات کیے جائیں گے اور خاص طور پر سی آر پی ایف کے دود ستے گڑگاؤں پہنچ گئے ہیں اور انتخابات کرانے کے لیے 7 ہزار ملازمین کو تعینات کیا گیا ہے۔

خیال رہے کہ راج ببر لکھنؤ، آگرہ اور فیروز آباد سے الیکشن جیت چکے ہیں وہ تین مرتبہ میں ممبر پارلیمنٹ لوک سبھا رہے ہیں اور دو مرتبہ راجیہ سبھا کے ممبر پارلیمنٹ رہے ہیں۔ راج ببر اپنی پرکشش شخصیت، دل فریب انداز گفتگو اور گنگا جمنی تہذیب کی نمائندہ شخصیت کے مالک ہیں۔ بالی ووڈ کی کئی فلموں میں انہوں نے اپنی اداکاری کی جوہر دکھائے ہیں۔ وہ راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا میں سرگرم رہے ہیں۔ جبکہ راؤ اندر جیت سنگھ پہلے کانگریس میں تھے اور بعد میں انہوں نے بی جے پی میں شامل ہو کر اسی سیٹ پر الیکشن لڑا ہے اور وہ لگاتار پانچویں مرتبہ اسی سیٹ سے منتخب ہوتے آرہے ہیں۔ ان کے مقابلے میں راج ببر کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ خارجی ہیں جبکہ راؤ اندر جیت سنگھ طویل مدت سے ممبر پارلیمنٹ رہنے کی وجہ سے اینٹی ان کمبنسی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ہریانہ میں بی جے پی کی حکومت ہے۔ چند ہفتے قبل بی جے پی نے جن نائک جنتا پارٹی سے علیحدگی سے کر کے آزادانہ طور پر ہریانہ میں اپنی سرکار بنائی ہے۔ جن نائک جنتا پارٹی سابق نائب وزیر اعظم چودھری دیوی لال کے پرپوتے ہیں۔ دیوی لال کے خاندان میں پھوٹ کے بعد چوٹالے کے دونوں بیٹوں نے الگ الگ سیاسی راہ اختیار کی تھی۔ جس کے نتیجے میں دشینت چوٹالہ نے جے جے پی بنائی تھی

راج ببر لکھنؤ، آگرہ اور فیروز آباد سے الیکشن جیت چکے ہیں وہ تین مرتبہ میں ممبر پارلیمنٹ لوک سبھا رہے ہیں اور ایک مرتبہ راجیہ سبھا کے ممبر پارلیمنٹ رہے ہیں۔ راج ببر اپنی پرکشش شخصیت، دل فریب انداز گفتگو اور گنگا جمنی تہذیب کی نمائندہ شخصیت کے مالک ہیں۔ بالی ووڈ کی کئی فلموں میں انھوں نے اپنی اداکاری کی جوہر دکھائے ہیں۔ وہ راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا میں سرگرم رہے ہیں۔

اور پچھلے اسمبلی انتخابات میں اگرچہ کانگریس کے ساتھ مل کر الیکشن لڑا تھا مگر جب حکومت بنانے کی بات آئی تو بی جے پی کے ساتھ مل کر حکومت بنالی اور دشینت چوٹالہ نائب وزیر اعلیٰ کے عہدے پر متمکن ہوئے۔ دشینت چوٹالہ نے منوہر لال کھٹر کی قیادت میں بی جے پی کی سرکار میں ساڑھے چار سال سے زیادہ عرصے تک کام کیا۔ اگرچہ ہریانہ میں سیاسی صورت حال غیر یقینی ہے۔ کئی ممبران اسمبلی نے ہریانہ کی موجودہ حکومت نائب سنگھ سینی کی قیادت میں کام کر رہی ہے اس کا مستقبل متزلزل ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہریانہ کی 10 سیٹوں پر اس حالات کا کیا اثر پڑتا ہے اور گڑگاؤں کی سیٹ کے پاس جاتی ہے۔

ہریانہ وپنجاب میں کسانوں کے ایشوز سب سے اہم

دہلی سے لگی چھوٹی ریاست ہریانہ کی 10 سیٹوں پر اس وقت انتخابات کی گہما گہمی ہے۔ یہ انتخابات ایسے میں وقت ہو رہے ہیں جب ہریانہ اور پنجاب میں کسانوں کا غصہ ساتویں آسمان پر ہے۔ سمبھو بارڈر پر 13 فروری سے کسان احتجاج کر رہے ہیں وہ دہلی کی سرکار کا محاصرہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہریانہ پنجاب بنیادی طور پر زرعی ریاستیں ہیں اور یہاں کی معیشت کھیتی باڑی پر منحصر ہے اور اسی کے تحت اپنے اناج کا بہتر معاوضہ پانے کے لیے کسانوں نے دہلی چلو تحریک شروع کی گئی تھی، مگر مرکز کے حکم کے مطابق کسانوں کو پولیس نے دہلی کوچ نہیں کرنے دیا، جس سے کسان کافی ناراض ہیں۔ آج وزیر اعظم خود پنجاب میں بی جے پی کے امیدوار پرینیت کور کے لیے ریلی کر رہے ہیں جو کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ امریندر سنگھ کی بیوی ہیں۔ آپ کو بتا دیں کہ پچھلے اسمبلی الیکشن سے قبل امریندر سنگھ وزارت اعلیٰ سے ہٹائے جانے کے بعد بی جے پی میں شامل ہوگئے تھے۔ بی جے پی کو امید تھی کہ امریندر سنگھ اور ان کی پارٹی کے بی جے پی میں شامل ہو جانے کے بعد پنجاب میں پوزیشن میں بہتر ہوگی مگر کسانوں کے احتجاج کی وجہ سے حالات بی جے پی کے موافق نہیں ہے۔ پنجاب میں کسان مزدور مورچہ (کے ایم ایم) اور سنیکت کسان مورچہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہریانہ پولیس کے ذریعہ گرفتار کیے گئے ان کے تین اہم لیڈروں کو رہا کیا جائے۔ سمبھو بارڈر پر کسانوں کا احتجاج چل رہا ہے یہ وہ مقام ہے جو ہریانہ اور پنجاب کے سرحد پر ہے۔ یہ مظاہرہ گزشتہ 100 دن سے چل رہا ہے اور حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ مرکزی سرکار ان کے مطالبات کو قبول کرے اور ان کو منیم سپورٹ پرائز (ایم ایس پی) کو گارنٹی قانونی طور پر قبول کرے۔

بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف کسان برسرپیکار ہیں اور وہ اپنے احتجاج کو نئے رخ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس دوران کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی نے مہندر گڑھ میں ایک ریلی کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مودی سرکار نے لینڈ ٹریبونل بل کو ختم کر کے کسانوں کی زمین چھین کر بڑے گھرانوں کے سپرد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

سمبھو بارڈر پر 13فروری سے کسان احتجاج کررہے ہیں وہ دہلی کی سرکار کا محاصرہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہریانہ پنجاب بنیادی طور پر زرعی ریاستیں ہیں اور یہاں کی معیشت کھیتی باڑی پر منحصر ہے اور اسی کے تحت اپنے اناج کا بہتر معاوضہ پانے کے لیے کسانوں نے دہلی چلو تحریک شروع کی تھی، مگر مرکز کے حکم کے مطابق کسانوں کو پولیس نے دہلی کوچ نہیں کرنے دیا، جس سے کسان کافی ناراض ہیں۔

بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف کسان برسرپیکار ہیں اور وہ اپنے احتجاج کو نئے رخ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس دوران کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی نے مہندر گڑھ میں ایک ریلی کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مودی سرکار نے لینڈ ٹریبونل بل کو ختم کر کے کسانوں کی زمین چھین کر بڑے گھرانوں کے سپرد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کانگریس نے یہ الزام لگایا ہے کہ مودی سرمایہ داری کے 16 ہزار کروڑ کو دین داری کو ختم کر رہے ہیں اور چند سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں جبکہ اربوں کی روپے کی رقم سے ان من پسند سرمایہ داروں کو نوازا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی کی شکایت ہے کہ وہ کسانوں کی قرض معافی پر کہہ رہے ہیں کہ اگر ان کا قرض معاف کیا گیا تو اس سے کسانوں کی عادت خراب ہو جائے گی۔ لیکن ہم نے کسانوں کو یہ سہولت دینے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم ان کو یہ سہولت دینے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ہریانہ اور پنجاب دو سیاسی مکاتب فکر کے درمیان لڑائی کا مرکز بن گئے ہیں۔